کم عمری کی شادی

حقائق مسائل اور اس کی روک تھام

dastak

کم عمری کی شادی-ایک قانونی جرم

کم عمری کی شادی کا مفہوم!

کم عمری کی شادی سے مراد نابالغ لڑکے/لڑکی کی شادی ہے۔اگر چہ یہ لڑکا اور لڑکی دونوں کے لئے ایک مسئلہ ہے تاہم لڑکیاں اس سے نسبتاً زیادہ متاثر ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پاکستان میں 21 فیصد لڑکیاں 18 سال سے کم عمری میں بیاہی جاتی ہیں جبکہ 3 فیصد لڑکیوں کی شادی 15 سال سے قبل ہوتی ہے۔(Unicef)

مفروضے اور حقیقت

مفروضہ ہمارے معاشرے میں یہ سوچا جاتا ہے کہ جیسے ہی ایک بچی بلوغت کی عمر کو پہنچتی ہے وہ شادی کے قابل ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ بالکل غلط خیال ہے۔اس بات کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے۔کم عمری کی شادی خاص طور سے لڑکیوں کے لئے بہت خطرناک ثابت ہوتی ہے کیونکہ انکا جسم ازدواجی تعلقات اور زچگی جیسے مشکل مرحلے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

مفروضہ کم عمری کی شادی کرنے سے بچیوں کو جنسی زیادتی یا جنسی استحصال سے بچایا جا سکتا ہے۔

حقیقت حقیقت یہ ہے کہ کم عمری کی شادی جنسی استحصال کو فروغ دیتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اور بھی سنجیدہ مسائل جنم لیتے ہیں جیسا کہ گھریلو تشدد یا کم عمری کی زچگی اور ماں اور بچے کی صحت کو شدید خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مفروضہ کم عمری کی شادی میاں بیوی کے درمیان بہتر ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔

حقیقت کم عمری کی شادی بچوں کو میاں بیوی کے نازک رشتے کی پیچیدگی کو سمجھنے میں دشواری پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔خاص طور پر لڑکی کے لئے جو گھر میں بنیادی حقوق سے محروم رہتی ہے اور اس وجہ سے وہ قوتِ فیصلہ اور بات چیت سے بھی محروم رہتی ہے۔

کم عمری کی شادی کے اثرات

کم عمری کی شادی بچوں کو اپنے بنیادی حقوق سے محروم کر دیتی ہے جیسے کہ تعلیم، صحت، تحفظ، آزادی اور ترقی۔

تعلیم

زیادہ تر واقعات میں والدین تعلیم کی اہمیت کو نظر انداز کر کے اپنے بچوں کی جلدی شادی کر دیتے ہیں جس سے بچوں کی ذہنی اور سماجی ترقی متاثر ہوتی ہے۔ اس کے دوررس اثرات بالآخر غربت کی شرح بڑھانے کا موجب بنتے ہیں کیونکہ وہ تعلیم اور روزگار کے مواقع سے محروم رہتے ہیں۔

صحت

دنیا کے ماہرینِ صحت کا کہنا ہے کہ کم عمری میں بچہ پیدا کرنا ماں کی شرح اموات میں اضافہ ہونے کا سبب بنتا ہے۔

تشدد

کم عمر بچیاں اپنے خاوند کی طرف سے زیادہ جنسی اور جسمانی تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔

کیا آپکو معلوم ہے ہمارے ملک کے قوانین کے مطابق کم عمری کی شادی ایک جرم ہے؟

- قومی اور صوبائی قوانین کے مطابق 16 سال سے کم عمر لڑکی اور 18 سال سے کم عمر لڑکے کی شادی کروانا ایک قانونی جرم ہے سوائے سندھ، جس کے قانون کے مطابق لڑکی کی شادی کی کم از کم عمر بھی 18 سال مقرر کردی گئی ہے۔
- بلوچستان میں نومبر 2016 میں پاس کیئے گئے بچوں کے تحفظ کے قانون کے مطابق 18 سال سے کم عمر لڑکے یا لڑکی کی زبردستی شادی کو جنسی تشدد کے جرائم کے زمرے میں شامل کردیا گیا ہے۔

کم عمری کی شادی کے قوانین کے مطابق سزائیں

جن افراد پر یہ سزائیں لاگو ہوتی ہیں	پنجاب	سندھ	خیبر پختونخواہ/ بلوچستان/ دارالحکومت
بالغ مرد کیلیئے کم عمر کی بچی سے شادی کی سزا	6 ماہ قید اور 50 ہزار روپے جرمانہ	2 سے 3 سال قید اور جرمانہ	1 ماہ قید اور 1000 روپے جرمانہ
نکاح خواں کے لیئے سزا	6 ماہ قید اور 50 ہزار روپے جرمانہ	2 سے 3 سال قید اور جرمانہ	1 ماہ قید اور 1000 روپے جرمانہ
کم عمری کی شادی کے ذمہ دار والدین یا سرپرست کی سزا	6 ماہ قید اور 50 ہزار روپے جرمانہ	2 سے 3 سال قید اور جرمانہ	1 ماہ قید اور 1000 روپے جرمانہ

dastak

وفاقی اور صوبائی قوانین کم عمری کی شادی کی روک تھام کیسے کرتے ہیں؟

- متعلقہ قوانین کے مطابق یونین کونسل کے ذریعے ایسے کسی بھی واقع کی شکایت فیملی کورٹ میں درج کروائی جاسکتی ہے۔
- سندھ کے قانون کے مطابق یونین کونسل کی غیر موجودگی میں ایس ایچ او بھی اس واقع کا از خود نوٹس لے سکتا ہے۔
- شکایت موصول ہونے کے بعد عدالت واقع کی تحقیق کرتی ہے۔
- اگر عدالت کے سامنے ثابت ہو جائے کہ قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے تو وہ واقع کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے ماں باپ، نکاح خواں یا اس واقع کے کسی بھی ذمہ دار شخص کو سزا سناتی ہے۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ کم عمری کی شادی کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کرے!

ہمارے مطالبات!

- پنجاب، خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں لڑکیوں کی شادی کی قانونی عمر 18 سال مقرر کی جائے۔
- کم عمری کی شادی کے مرتکب افراد سے متعلقہ سزائیں اور جرمانے مزید سخت کی جائیں۔
- کم عمری کی شادی ایک قابل دست اندازی جرم قرار دیا جائے اور پولیس کو اس کے مرتکب افراد کو حراست میں لینے اور تفتیش کا اختیار دیا جائے۔
- پولیس کو اختیار دیا جائے کہ وہ متاثرہ بچوں کے تحفظ کے لئے فوری اقدامات کرے۔
- نکاح کے وقت بچوں عمر کی تصدیق کی جائے۔
- تمام قوانین پر عمل درآمد کیلئے قائم تمام اداروں، ماہرینِ تعلیم، نکاح خواں اور یونین کونسل کی سطح پر کم عمری کی شادی کے منفی اثرات پر شعوری آگاہی پروگرام منعقد کرائے جائیں۔
- بچوں کے تحفظ کے لئے قائم حکومتی ادارے جو اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی برت رہے ہیں انکی احتسابی کاروائی ہونی چاہیئے۔
- پورے ملک میں کم عمری کی شادی کے خلاف شعوری آگاہی مہم چلائی جائے تا کہ اس کے نتیجے میں لوگوں کی سوچ اور رویہ میں مثبت تبدیلی آئے۔
- پیدائش کے اندراج کا جامع اور موثر نظام بنایا جائے۔
- آئین اور قانون کے مطابق 5 سال سے 16 سال کی عمر کے بچوں کی مفت تعلیم کو یقینی بنایا جائے۔

کم عمری کی شادی کی شکایات درج کرنے کا طریقہ کار!

- اگر آپ کسی کم عمری کی شادی کا کیس سنیں یا اسکے چشم دید گواہ ہوں تو فوری طور پر مندرجہ ذیل اقدام کریں۔
- پولیس اور یونین کونسل کو فوری طور پر اطلاع کریں۔
- بچوں کے تحفظِ بہبود کی ہیلپ لائن ر رابطہ کریں۔ یہ ہیلپ لائن پنجاب میں تشدد اور استحصال کا شکار ہونے والوں بچوں کو فوری مدد فراہم کرتی ہے۔ شکایت درج کروانے کے لئے شہر کا کوڈ ملا کر **1121** پر کال کریں۔